46910-خاوند کے ساتھ مستقل اور ہمیشہ اختلافات اور گالیاں ہوں توکیا بیوی طلاق طلب کر سکتی ہے ؟

سوال

میں شادی شدہ ہوں اور میرے تین بچے بھی ہیں، میرا خاوند ہمیشہ دعوی کرتا ہے کہ میں اس کی اطاعت نہیں کرتی اور جھگڑا رہتا ہے، بعض اوقات تو جھگڑے کے آخر میں ایسے الفاظ نکال دیتی ہوں جو متقی لوگوں کی زبان سے صادر نہیں ہوتے، اور اسی فیصد حالت میں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں ایک بری عورت ہوں، اور رات بھر مجھ پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں.
میں محسوس کرتی ہوں کہ چاہے میری غلطی نہ بھی ہو پھر بھی معذرت کر لوں تو اس طرح مجھے کچھ راحت حاصل ہوتی ہے، لیکن جب میرا خاوند کہتا ہے کہ میں ہمیشہ شکوی وشکایت ہی زبان پر لاتی ہوں تو مجھے گناہ کا احساس ہوتا ہے، اگر میں خاوند کی سب باتیں بیان کروں جو وہ کہتا رہتا ہے تو کئی گھنٹے لگ جائیں.
میرا خاوند مبالغہ کرتا ہوا کہتا ہے کہ وہ ایک مرد بننا چاہتا ہے تو میں نے اسے کہا: تو پھر جیسے آیت میں آیا ہے ہم علیحدہ کیوں نہیں ہو جاتے، میں اس زندگی میں کوئی سعادت نہیں پا رہی، اور نہ ہی خاوند اس زندگی سے خوش ہے.
میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ میرا خاوند اپنے ساتھ بھی سچائی نہیں برت رہا کیونکہ اگر میں اس کی اطاعت نہیں کرتی اور ہمیشہ شکوی شکایت کی کرتی رہتی ہوں اور مردوں کی طرح تصرف کرتی ہوں، اگر ایسا ہی ہے تو پھر اس نے مجھے ابھی تک اپنے ساتھ کیوں رکھا ہوا ہے؟ برائے مہربانی میری مدد کریں، اور کوئی نصیحت فرمائیں کیونکہ میں اللہ اور اپنے خاوند کو ناراض نہیں کرنا چاہتی، وہ کہتا ہے میں اسے ہر روز ناراض کرتی اور اس سے لڑائی جھگڑا کرتی ہوں، میں اللہ سے بخشش کی طلبگار ہوں اللہ سبحانہ وتعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے شادی مشروع کی اور انسان کے لیے اسے بطور احسان ذکر کیا اور اسے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی بنایا اور بتایا ہے کہ شادی کی عظیم حکمت یہ ہے کہ خاوند اور بیوی میں محبت و مودت اور الفت وسکون اور آرام پایا جائے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور اس کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے ہی بیویاں پیدا کیں تا کہ تم اس سے آرام وسکون پاؤ اور تمہارے درمیان محبت و مودت اور الفت پیدا کر دی}.
الروم (21).

شادی سے جو اللہ سبحانہ وتعالی نے حکمت چاہی ہے وہ اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے جب خاوند اور بیوی میں حسن معاشرت پائی جائے، اور یہ اسی صورت میں ہوگی جب خاوند اور بیوی دونوں ہی ایک دوسرے کے اپنے اوپر واجب کیے گئے حقوق کی ادائیگی کرینگے.

اس لیے بیوی پر واجب ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اچھے طریقہ سے اطاعت وفرمانبرداری کرے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے خاوند کے لیے جو استمتاع مباح کیا ہے وہ اپنے خاوند کے لیے ممکن بنائے، اور اپنے گھر میں ہی ٹکی رہے، خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے مت نکلے.

اور بیوی کے اپنے خاوند پر حقوق میں شامل ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو نان ونفقہ اور رہائش اچھے طریقہ سے فراہم کرے اور اسی طرح وہ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

.{اوران عورتوں سے حسن معاشرت اختیار کرو}۔النساء (19).

پہلے توخاوند کو نصیحت ہے کہ وہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی صحیح طرح کرے، اوراگر کسی معاملہ میں بیوی کی کوتاہی دیکھے توہوسکتا ہے باقی معاملات میں بیوی کا حسن تصرف اسے اپنے ساتھ رکھنے اور طلاق نہ دینے کی دعوت دیتا ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوراگر تم انہیں ناپسند کرو توہوسکتا ہے تم کسی چیز کوناپسند کرواوراللہ تعالی اس میں خیر کثیر پیدا کردے}۔النساء (19).

اور حدیث میں ہے : ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مومن مرد مومن عورت سے بغض نہیں رکھتا، اگر وہ اس کے کسی اخلاق کوناپسند کرتا ہے تواس کے کسی دوسرے اخلاق سے راضی ہوجائیگا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1469).

یفرک : کا معنی یہ ہے کہ وہ بغض نہیں رکھتا.

ہم دیکھتے ہیں کہ خاوند نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے جوکچھ بھی پاتا ہے لیکن پھر بھی اس کی اذیت وتکلیف پر صبر کررہا ہے، اور ہوسکتا ہے سوال کرنے والی بہن کو بھی یہی چیز عجیب لگی ہو کہ اس کے باوجود کواسے طلاق کیوں نہیں دے رہا.

اس لیے کہ خاونداپنی حکمت اور عقل وسوچ سے دیکھ رہا ہے کہ بیوی کی اصلاح وتربیت کا موقع اور فرصت پایا جاتا ہے کہ اس کی طبیعت تبدیل میں تغیر آجائے، اورخاوند دیکھتا ہے کہ طلاق دینے سے خاندان اور گھر تباہ اوراولاد ضائع ہوجائیگی، جوکہ بیوی کے جھگڑے اور زبان درازی سے بھی زيادہ نقصاندہ ہوگا.

اور بیوی کوہماری نصیحت یہ ہے کہ اسے اپنے خاوند کے متعلق اللہ کا ڈر وتقوی اختیار کرنا چاہیے، اوراسے یہ معلوم ہونا چاہیے اس کا خاوند کی اس کی جنت اور جہنم وآگ ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے وہ اس کے باعث جنت میں داخل ہوجائے، اور پھر جہنم میں بھی جاسکتی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ذراخیال کروکہ تم اپنے خاوند کے متعلق کہاں ہو کیونکہ وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (18524) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (220) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے بیوی پر اچھے طریقہ سے اپنے خاوند کی اطاعت فرض کی ہے، اوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بتایا ہے کہ ان پر خاوند کا بہت عظیم حق ہے، اور اگر وہ کسی کو کسی شخصیت کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتے تو بیوی کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر کسی کو کسے دوسرے کے سامنے سجدہ کرنا جائز ہوتا تومیں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1159) امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

اس لیے ایک عقل و دانش رکھنے والی عورت تو وہی کچھ کرتی ہے جو اللہ تعالی نے اس پر واجب کیا ہے، اور وہ اللہ کی حدود سے تجاوز نہیں کرتی، عورت کا اپنے خاوند پر زیادتی اور حدود سے تجاوز میں اسے گالی دینا اور برا کہنا بھی شامل ہے، اور اسی طرح خاوند کے ساتھ کثرت سے جھگڑنا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

اور اگر ان کی اولاد بھی ہو تو پھر بیوی کا خاوند کو گالی نکالنا تو اور بھی زیادہ گناہ کا باعث ہے کیونکہ اس طرح تو اولاد بھی اپنے باپ کو گالی نکالنے کی جرات کرنے لگیں گے اور اس کے نتیجہ میں ان کے دل سے والد کا ڈر اور ہیبت ختم ہو کر رہ جائیگی، جو کہ بچوں کی تربیت پر منفی اثر ہے۔

اور اگر آپ جانتی ہیں کہ آپ سے جو غلطی ہوئی ہے اس کی اصلاح ممکن ہے تو آپ جتنی جلدی ہو سکے اس کی اصلاح کر لیں، اور یہ اس طرح ہو سکتی ہے کہ آپ سے جو کچھ ہوا اس پر توبہ و استغفار کریں اور نادم ہو کر آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کر لیں۔

اور اسی طرح آپ کے لیے خاوند سے معافی مانگنا بھی ضروری ہے، اور خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس سے حسن معاشرت کریں تو ان شاء اللہ اس طرح آپ اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کریں گی اور خاوند بھی راضی ہو جائیگا، اور آپ کی اولاد کی تربیت بھی اچھی اور بہتر ہوگی۔

یہی وہ گھریلو سعادت و خوشبختی ہے جو اکثر لوگ نہیں پاتے، حالانکہ اس کا حل ان کے ہاتھوں میں ہے، لیکن وہ اس سے غافل ہیں یا پھر وہ اس کی اصلاح کرنے سے تکبر میں رہتے ہیں۔

اس لیے آپ اپنے گھر کی اصلاح اور اپنے خاوند کی سعادت و خوشی اور اپنے بچوں کی تربیت کی حرص رکھیں اللہ تعالی آپ کو برکت سے نوازے، اور کوشش کے ساتھ حرص رکھیں کہ آپ اپنے اچھے اخلاق کو بہتر کر کے اور ہر اس چیز سے جسے آپ اپنے لیے عیب سمجھتی ہیں اور جس میں آپ اور خاوند کے مابین علیحدگی ہو سکتی ہے اس سے رک کر اپنے خاوند کی عصمت میں ہی رہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی کلام میں آپ سے جو غیر شرعی افعال صادر ہوئے ہیں اس پر حسرت و افسوس پایا جاتا ہے جو کہ ایک اچھی چیز ہے، لیکن اسے ثابت رکھنے اور تقویت دینے کی ضرورت ہے، اس لیے آپ قبولیت کے اوقات میں دعا کیا کریں کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کے دل اور اعضاء کو پاک صاف کر دے، اور آپ کو اخلاق حسنہ عطا فرمائے۔

آپ اپنے خاوند کے سامنے اپنی غلطی کے اعتراف سے تردد مت کریں، اور اس کے ساتھ معاہدہ اور وعدہ کر لیں کہ وہ صلح کر رہی ہے اور دونوں ہی اپنی اصلاح کر لیں، اور جھگڑے اور گالیوں سے باز آجائیں، اور نیک و صالح صحبت اختیار کرنے کی حرص رکھیں۔

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں اکٹھے عمرہ کریں، اور اپنے ایمان کی تقویت اور آپس میں تعلقات کو زیادہ کرنے کے لیے کوئی پروگرام تیار کریں، مثلا روزے اور قرآن مجید کی تلاوت اور اچھی و فائدہ مند کیسٹ سننا۔

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو ایسے اعمال کی توفیق نصیب فرمائے جن میں دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے۔

واللہ اعلم